جناب محمد وثیق ندوی

مغرب کی دہشت گردی

موجودہ عہد میں خصوصاً ۱۱/۹ کے واقعہ کے بعد تشدد اور دہشت گردی کے ہر واقعہ کو اسلام اور مسلمانوں سے جوڑ دیا جاتا ہے۔ ذرائع ابلاغ خاص طور پر مغربی میڈیا بڑے زور وشور سے پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ پوری دنیا میں صرف مسلمان دہشت گرد ہیں، دین اسلام دہشت گردی اور انتہا پسندی کی تعلیم دیتا ہے، اسلامی ممالک دہشت گردی کی آماجگاہ ہیں اسلامی ادارے اور مراکز تشدد کے اڈے ہیں، یہ بات اگر یورپ اور مغربی ممالک کے پس منظر میں کہی جاتی تو صحیح ہوتی کیونکہ یورپ اور امریکہ کی پوری تاریخ تشدد، انتہا پسندی اور دہشت گردی سے پُر ہے جبکہ اسلام اور مسلمانوں کی تاریخ عدل وانصاف، امن وامان اور انسانیت کے احترام سے مزین ہے، ٹوماس آرنلڈ مستشرق کہتا ہے کہ اسلامی عہد واقتدار میں غیر مسلموں کو جو امن وسلامتی اور جان ومال کا تحفظ حاصل تھا اس کی یورپ کی پوری تاریخ میں مثال نہیں ملتی، پوپ شنودہ سوم نے اعتراف کیا ہے کہ اسلامی تاریخ عفوودرگزر، عدل وانصاف، کرم گستری، امن وآشتی اور اخوت ومساوات کی اعلیٰ ترین مثالوں سے مزین ہے۔

عالمی میڈیا ہمیشہ صرف مسلمانوں کی طرف منسوب واقعات کو پیش کرتا ہے اور مغرب کے کالے کرتوتوں پر دبیز پردے ڈال دیتا ہے، جس کی وجہ سے دنیا کی نظروں سے تصویر کا دوسرا رخ پوشیدہ رہتا ہے، تہذیب حاضر کا روشن چہرہ تو نظر آتا ہے، لیکن اندرون جو چنگیز سے تاریک تر ہے نظروں سے اوجھل ہو جاتا ہے، حقیقت یہ ہے کہ یورپ اور امریکا میں دہشت گردی اور تشدد کا نیٹ ورک جتنا مستحکم، فعال اور مضبوط ہے وہ کسی اور ملک میں نہیں۔ اگر عصبیت سے بالاتر ہو کر منصفانہ ذہن سے پوری دنیا میں تشدد اور دہشت گردی کا جائزہ لیا جائے تو امریکا اور اسرائیل سرفہرست نظر آئیں گے۔ ہم ذیل میں اسرائیل، امریکا اور یورپ کی دہشت گردی اور ظلم وسفاکی کی ایک جھلک پیش کریں گے۔

امریکہ نے سابق صدر ریگن کے نظریہ کے مطابق بین الاقوامی دہشت گردی کے نئے نئے ذرائع اختیار کیئے، مثلاً دنیا کے مختلف ملکوں میں مجرمانہ اور دہشت گردانہ اعمال کے افراد تیار کر کے بین الاقوامی سطح پر دہشت گردی کا نیٹ ورک قائم کر دیا، جو امریکی خفیہ سراغ ایجنسی CIA کی نگرانی میں سرگرم عمل ہے، ۱۹۸۶ء میں کونٹرا کا امدادی جہاز گرایا گیا جس پر امریکی کرایہ کے فوجی سوار تھے جو کونٹرا میں امریکی فوجیوں کی مدد کے لئے جا رہے تھے اس طرح امریکہ نے ۱۹۸۸ء میں ''نیکاراگوا'' پر بمباری کر کے معصوم شہریوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا، سلفاڈور اور ہندوراس کی

دہشت گرد تنظیموں اور مافیا جماعتوں نے کونٹرا میں جنگ کے دوران اہم کردار ادا کیا۔ ۱۹۸۸ء کے اخیر میں ایک امریکی ایجنٹ نے اعتراف کیا تھا کہ ہم لوگوں نے سینکڑوں اسکولوں اور اسپتالوں کو تباہ کر دیا اور شہر سے دور دیہاتی علاقوں میں انسانی زندگی کے وسائل بند کر دیئے' امریکی فوجیوں نے نیکاراگوا سے انخلاء کے بعد وہاں قتل وغارتگری' خون خرابہ' دہشت گردی وتشدد کا سلسلہ جاری کر دیا۔ ۱۹۰۸ء میں سلفاڈور میں دسیوں ہزار شہریوں کا قتل عام کیا گیا' وہاں کے پوپ کے بیان کے مطابق نہتے شہری اجتماعی قتل اور نسل کشی کی کارروائیوں کے شکار ہوئے' اور ان شہریوں کا گناہ صرف اتنا تھا کہ وہ اپنے جائز بنیادی حقوق کا دفاع کر رہے تھے۔

اسی سال گوئٹیمالا میں امریکی پشت پناہی میں قتل عام ہوا' اس سے پہلے ساٹھ کی دہائی میں کیوبا اور لبنان امریکی جارحیت اور غنڈہ گردی کا شکار ہو چکے تھے' ۱۹۶۱ء میں ''نمس'' نامی مافیا تنظیم نے CIA کی نگرانی میں ہوٹلوں' صنعتی کارخانوں اور تعلیمی وثقافتی اداروں کو اپنی منظم دہشت گردی کا نشانہ بنایا' غذائی اجناس میں زہر ملا دیا۔

۱۹۹۲ء میں امریکہ نے فلوریڈا کے ایک مافیا گروہ کو کیوبا بھیجا جس نے صنعتی کارخانوں کو تباہ کر دیا۔

یہودیوں کے دو مشہور مافیا گروپ اریجون اور لیھی نے جن کے سرغنہ مناحم بیگن تھے' ہزاروں عرب شہریوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا' اور جن یہودی ممبروں کے بارے میں خدشہ تھا کہ وہ واقعہ کی گواہی دے سکتے ہیں ان کو بھی ختم کر دیا۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ کریں: ''**ارھاب القراصنه وارھاب الأباطرة قديماً وحديثاً**'' از ناعوم چومسکی تعریب: احمد عبدالوہاب)

صیہونیوں کا ایک دہشتگرد گروپ ''ہاجناہ'' کے نام سے مشہور ہے' یہ گروپ ان لوگوں کا صفایا کرتا ہے جو عربوں کے ساتھ مصالحت ومفاہمت کی بات کرتے ہیں یا صیہونی پروٹوکول کو بروئے کار لانے میں رکاوٹ بنتے ہیں۔ اس گروہ کے خفیہ جیل خانے بھی ہیں جن میں ان یہودیوں کو ڈال دیا جاتا ہے جنکے بارے میں شک وشبہ ہوتا ہے۔

آج یورپ اسلام اور مسلمانوں کی تاریخ کو خونی تاریخ کی شکل میں پیش کر رہا ہے جبکہ یورپ اور کلیسا کی پوری تاریخ شر وفساد' قتل وغارتگری' خون خرابہ اور بے گناہ معصوم جانوں کو تہ تیغ کرنے سے پُر ہے۔ یورپ کی خانہ جنگیاں خصوصاً فرانس اور برطانیہ کی پچاس سالہ جنگیں اس کی بین دلیل ہیں۔ ایشیاء اور افریقہ کے براعظموں میں نصرانیت کے فروغ وتبلیغ کی خاطر وحشیانہ کارروائیاں' جن میں لاکھوں انسان قتل کر دیئے گئے۔ امریکا کے اصلی باشندوں (ریڈ انڈین) کو قتل کر کے جن کی مجموعی تعداد ۱۱۲ ملین ہے' سفید فاموں نے قبضہ کر لیا اور افریقہ کے سیاہ فاموں کو لا کر غلام بنایا۔

۱۵۴۲ء میں ایک اسپینی پادری Bartolomede Delas Casas نے ''اصل امریکی باشندوں کا قتل عام'' کے عنوان سے ایک کتاب لکھی' اسپینی پادری نے اپنا آنکھوں دیکھا حال بیان کیا ہے کہ اسپینیوں نے امریکی

براعظم کے اصل باشندوں کا قتل عام کیا۔

مصنف نے لکھا ہے کہ جب اسپینیوں نے جزیرۃ Hispaniola پر قبضہ کیا تو اس وقت وہاں کے باشندوں کی تعداد تین ملین تھی' لیکن آج وہاں زندہ بچ جانے والوں کی تعداد صرف دوسو ہے۔ اور دوسرے ممالک کیوبا' پورٹوریکا اور جمائکا کے حالات ناگفتہ بہ ہیں' یہاں تو زندگی کے آثار نظر ہی نہیں آتے' اسپینیوں کے چالیس سالہ دور ظلم و بربریت میں ۱۲ ملین انسان موت کے گھاٹ اتار دیئے گئے۔

کیتھولک عیسائیوں نے دقلدیانوس شہنشاہ اعظم کے عہد اقتدار میں (۲۴۸ء) آرتھوڈکس عیسائیوں پر عرصہ حیات تنگ کر دیا' اور مصر میں ان کو زندہ نذر آتش کر دیا گیا' اور ان کی لاشیں چیل کوؤں کو کھلا دی گئیں' اس کے عہد میں تقریباً ایک ملین عیسائی قتل کر دیئے گئے اور جو زندہ بچ گئے ان پر سخت ترین ٹیکس عائد کر دیا گیا۔ (مذبحۃ الصنو دالحمر' عربی مجلہ المجتمع' شمارہ نمبر ۱۷۳۳' ۲۰۰۶/۱۲/۳۰ء)

نصرانی مورخ ویڈ ہام نے لکھا ہے کہ ''۱۵۷۲/۸/۲۴ء کو کیتھولک نصرانیوں نے پروٹسٹنٹ عیسائیوں کا پیرس میں قتل عام کیا' جس سے پیرس کی سڑکیں خون سے بھر گئیں' اور دسیوں ہزار انسان موت کی نیند سو گئے۔

۱۰۵۲ء میں اندلس کے اشبیلہ خطہ میں کلیسا کی عدالت نے نصرانیت اختیار نہ کرنے کی صورت میں مسلمانوں کو ملک بدر کر دیا۔

ولیم جالیس کہتا ہے کہ نصرانیت پہلا مذہب ہے جس نے دنیا میں خون خرابہ' دینی عصبیت اور مقابل فریق کو نیست و نابود کر دینے کا طریقہ ایجاد کیا۔

کلیسائی تفتیشی عدالتوں نے چند سالوں کی مدت میں تین لاکھ چالیس ہزار انسانوں کو قتل کر دیا' ان میں ایک بڑی تعداد کو زندہ جلا دیا گیا۔

بریفالٹ نے لکھا ہے کہ ''مورخین کے اندازہ کے مطابق عیسائیوں نے پورے یورپ میں ۱۵ ملین انسانوں کو ہلاک کر دیا''

''تاریخ مصر'' کے مورخ حنا نقیوسی کا بیان ہے کہ ''رومی شہنشاہ قسطنطین کے عہد حکومت (۲۷۴۔۳۳۷ء) میں عیسائی کلیساؤں کو تباہ کر دیا گیا' کتب خانوں کو نذر آتش کر دیا گیا' فلاسفہ اور علماء کو زندہ جلا دیا گیا۔

عیسائی مورخ ویلب واچ' اور یوسف کرباج ''المسیحیون فی التاریخ الاسلامی العربی والترکی'' میں رقم طراز ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں مصر میں عیسائیوں اور یہودیوں کی تعداد ۲۵ لاکھ تھی اور نصف صدی کے اندر صف تعداد نے ہارون الرشید کے زمانہ میں اسلامی عدل و انصاف سے متاثر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔

مشہور مستشرق اور مورخ مسٹر ٹوماس آرنلڈ نے اپنی کتاب ''الدعوۃ الی الاسلام'' میں اعتراف کیا ہے کہ

اسلامی دور اقتدار میں دیگر ادیان کے ماننے والوں کو جو سکون و راحت اور امن و سلامتی حاصل ہوئی اسکی مثال نہیں ملتی۔

عیسائی عالم کیتانین نے لکھا کہ عیسائیوں کی ایک بڑی تعداد نے اندرونی خانہ جنگیوں اور دین مسیح میں تحریف سے پریشان ہو کر اسلام کی صداقت وحقانیت اور اس کی مثالی تعلیمات سے متاثر ہو کر اسلام قبول کرلیا۔ اسکے مقابلہ میں عیسائیوں نے اپنے دور حکومت میں مسلمانوں پر طرح طرح کے مظالم ڈھائے۔ جبرتی نے اپنی کتاب ''عجائب الآ ثار فی التراجم والاخبار'' میں لکھا ہے کہ مصر پر نپولین بونا پارٹ کے حملہ میں نصرانیوں نے مسلمانوں پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑے۔

عیسائی مورخین اسٹیفن رنسیمان، گوستاؤلوبون، رابرٹ اور کاہن آبوس نے اعتراف کیا ہے کہ ''عیسائیوں نے بیت المقدس میں پناہ گزین مسلمانوں کا اس طرح قتل عام کیا کہ گھوڑوں کے پیر گھٹنوں تک خون میں ڈوب گئے۔ رچرڈ نے عکا شہر میں ۲۷۰۰ مسلم قیدیوں کو قتل کردیا۔ جن میں بچوں اور عورتوں کو بھی قتل کردیا گیا۔ بلکہ وہ سڑکوں پر گھوم گھوم کر مردوں، نوجوانوں، بچوں اور عورتوں کے پیٹ چاک کرتے تھے، ہر جگہ لاش ہی لاش نظر آتی تھی اور ہماری قوم کے سفاکوں نے تقریباً ایک لاکھ مسلمانوں کو قتل کردیا''

اسی طرح بوسنیا، ہرسک، اور کوسوو میں مسلمانوں کا قتل عام ہوا۔ پچاس ہزار عورتوں کو یرغمال بنایا گیا۔ عورتوں کے رحموں میں کتوں کا مادہ ڈالا گیا۔ ۶۱۴ مسجدوں کو بالکل نیست و نابود کردیا گیا۔ اور ۵۳۰ مسجدوں کو زبردست نقصان پہونچا۔ سینکڑوں اسلامی مدرسوں کو تہس نہس کردیا گیا اور امریکہ کی نام نہاد دہشت گردی مخالف۔ جنگ کا بھی مقصد سامراجی مقاصد کی تکمیل اور اسلام کا خاتمہ ہے۔ ایک عیسائی اخباری نمائندہ دیوڈ سیلبورن نے لکھا ہے کہ یہ جنگ دہشت گردی کے خلاف نہیں ہے بلکہ یہ اسلام کے خلاف ہے۔

انگریزی مجلہ نیشنل ریو نے صاف لفظوں میں لکھا ہے کہ ہم کو مسلمانوں کے ملکوں میں جا کر حملہ کرنا چاہیے، ان کے لیڈروں کو قتل اور مسلمانوں کو عیسائیت قبول کرنے پر مجبور کرنا چاہیے۔

۱۴/۴/۲۰۰۴ء میں نیویارک ٹائمز نے لکھا تھا کہ عراق میں جاری بش کی جنگ ایک دینی مبلغ کا مظہر ہے۔ (بحوالہ عربی رسالہ المجتمع، شمارہ نمبر ۱۷۲۱، ۳۰/۹/۲۰۰۶)

مذکورہ بالا عیسائی مظالم کی چند مثالیں ہیں، اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ نصرانیوں نے اپنے مذہب کی تبلیغ واشاعت کی خاطر کس قدر مظالم ڈھائے۔ خون کی ہولیاں کھیلیں، اور پھر الزام اسلام اور مسلمانوں کے سر تھوپ دیا جائے کہ اسلام تلوار کی نوک پر پھیلا ہے۔

یہ تہذیب حاضر کی تصویر کا دوسرا رخ ہے جسے پوری دنیا کے سامنے پیش کرنے کی ضرورت ہے۔